محمد اسحاق بھٹی

اقسامِ جہاد

جہاد کا لغوی معنیٰ انتہائی کوشش اور بدرجۂ غایت جد و جہد ہے۔ لیکن اصطلاحِ شریعت میں جہاد سے مراد، اسلام دشمن طاقت کے مقابلے میں اللہ کی راہ میں ڈٹ جانا، اسلام کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے سینہ سپر ہو جانا اور تلوار لے کر میدانِ کارزار میں نکل آنا ہے۔

جہاد کئی اقسام پر مشتمل ہے:

۱۔ جہاد بالنفس

۲۔ جہاد بالمال ـــــ اور

۳۔ جہاد باللسان

قرآن مجید میں اس مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

جاھدوا باموالکم و انفسکم — اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔

دوسری جگہ فرمایا:

لکن الرسول والذین اٰمنو معہ جاھدوا باموالھم و انفسھم۔ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان لوگوں نے جو آپ پر ایمان لائے اپنے مال اور جانوں سے فریضۂ جہاد انجام دیا۔

ابوداؤد، نسائی اور دارمی میں جہاد کو واضح الفاظ میں تین اقسام پر منقسم فرمایا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:

جاھدوا المشرکین باموالکم و انفسکم والسنتکم۔ — مشرکین کے خلاف اپنے مال سے، اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ملک و ملت کی حفاظت کی غرض سے مال و دولت خرچ کرتا ہے، مجاہد ہے، یا قلم اور زبان کو حمایتِ حق اور مخالفتِ باطل میں حرکت میں لاتا ہے، مجاہد ہے۔ بالفاظِ دیگر یوں سمجھیے کہ "جہاد" کا لفظ بڑا وسیع المعنیٰ ہے اور اپنے اندر بہت سی چیزوں کو گھیرے ہوتے ہے۔

اگر اسلامی مملکت اور مسلمانوں کی کسی سرزمین پر دشمن حملہ آور ہو جائے تو ہر باشندۂ ملک پر جہاد اسی طرح واجب اور فرضِ عین ہو جاتا ہے جس طرح نماز اور روزہ فرضِ عین ہیں۔ ظاہر ہے اب ایک غیر مسلم طاقت ہندوستان پوری طاقت اور قوت کے ساتھ پاکستان کی اسلامی مملکت اور ملک کے اہل اسلام پر حملہ آور ہوتی ہے اور شرعی اعتبار سے اس کے مقابلہ پر اُتر آنا ہر فردِ ملک پر قطعی فرض ہے اور مندرجہ بالا تینوں اقسام پر فرض ہے یعنی جہاد بالنفس بھی ضروری ہے، جہاد بالمال بھی فرض ہے اور جہاد باللسان بھی واجب ہے۔ شرعی اصطلاح میں یوں سمجھیے کہ اب "نفیرِ عام" کا وقت آگیا ہے اور ہر مسلمان کے لیے لازم ہو گیا ہے کہ وہ اپنے ملک و ملت، دین اسلام اور جان و مال کے تحفظ کے لیے میدان میں نکل آئے اور ہر شخص اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق محاذ پر آجائے کیونکہ دشمن نے پورے اسلامی ملک اور ہر فردِ مملکت کو اپنے حملے کی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اب مدافعت قطعیت کے ساتھ فرداً فرداً ہر شخص پر فرض ہو گئی ہے۔ صاحبِ ہدایہ کے الفاظ میں: تخرج المرأة بغیر اذن زوجها والعبد بغیر اذن المولیٰ۔ یعنی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر شریکِ جہاد ہو جاتے اور غلام اپنے آقا سے پوچھے بغیر جنگ میں کود پڑے۔

ہماری شیر دل اور بہادر افواج، ملک کے مختلف محاذوں پر دشمنِ اسلام سے برسرِ پیکار ہیں اور جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر خلافِ اسلام طاقت سے نبرد آزما ہیں۔ اللہ کے نزدیک ان لوگوں کا مقام بہت بلند ہے جو ملک کے تحفظ کے لیے سرحدوں پر براہِ راست دشمن سے ٹکرا رہے ہیں۔

فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجراً عظیماً۔ — اللہ نے مجاہدین کو گھروں میں بیٹھنے والوں کے مقابلے میں بہت بڑی فضیلت عطا کی ہے۔

جہاد بالنفس یا بدنی جہاد، اس وقت تک تکمیل پذیر نہیں ہو سکتا، جب تک جہاد بالمال نہ کیا جائے۔ اس وقت پورے ملک پر پوری طاقت کے ساتھ دشمن نے یلغار کر دی ہے، جس کی وجہ سے مالی جہاد بھی بدنی جہاد کی طرح فرضِ عین ہو گیا ہے۔ مجاہد کو جب تک آلاتِ جنگ کی فراہمی سامانِ حرب اور اسلحہ کی ترسیل، خوراک، لباس اور دیگر ضروریات کا پورا انتظام نہیں ہوگا، وہ اس مشینی دور میں جہاد کے فرائض سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکے گا۔؟ لہٰذا لازم ہے کہ مجاہدین کی تمام جنگی ضروریات کا اہتمام کیا جائے۔ سرمایہ داروں، تاجروں، صنعت کاروں اور کارخانہ داروں کا خصوصیت سے فرض ہے کہ وہ میدان میں نکلیں اور اپنی تجوریوں کے قفل کھول دیں۔ یہ سرمایہ انھوں نے اسی ملک سے کمایا ہے اور اسی ملک کا دفاع ان سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ بلا دریغ سرمایہ ملک و ملت کے حوالے کر دیں۔ اور مجاہدین کی جتنی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتے ہیں کریں۔

جہاد بالمال کے باب میں ہر مسلمان کو ہمیشہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی مثالیں سامنے رکھنی چاہیں۔ انھوں نے ہنگامی حالات میں اور جنگی مواقع پر ضرورت کے وقت اپنا تمام مال یا اپنے اثاثے کا نصف یا زیادہ سے زیادہ حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی کے سوا کوئی چیز گھر میں نہ چھوڑی۔ ان معزز ترین صحابہ کرام نے اس بنا پر ایسا کیا کہ اس وقت ان کے مال و دولت کی ملک و ملت کو شدید ضرورت تھی۔

اب بھی ملک و ملت کو اہلِ ثروت کے مال و دولت کی اشد ضرورت ہے۔ اگرچہ وہ اس سلسلے میں بہت کچھ کر رہے ہیں تاہم ضروریات کا دائرہ انتہائی وسعت پذیر ہے، انھیں اس کے مطابق ہی مالی خدمت کرنی چاہیے۔ علاوہ ازیں پاکستان کی مختلف آبادیوں میں دشمن کی بمباری سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے، ان کی اعانت کرنا بھی جہاد ہے۔

جہاد کی ایک قسم جہاد باللسان ہے۔ اس میں علمائے کرام، رہنمایانِ قوم، مقررین اور شعرا حضرات کی خدمات کی ضرورت ہے۔ ان کی تقریریں، جہاد کے موضوع پر اور مواعظ اور اشعار ایک طرف اگر پوری قوم کو آمادۂ جہاد کرتے ہیں تو دوسری طرف مجاہدین کے دلوں کو گرماتے اور ان میں جوش پیدا کرتے اور جنگ کے لیے اکساتے ہیں۔

جہاد بالقلم بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔ اخباری اور ریڈیائی مضامین، اداریے، ترانے اور جہاد پر تیار کرنے والی نظمیں سب جہاد میں شامل ہے۔

زخمیوں کے لیے خون کے عطیے پیش کرنا بھی جہاد ہے۔ اگر کسی کے خون سے ایک زخمی مجاہد کی جان بچ جائے تو یہ بہت بڑے اجر کی بات ہے اور جہادِ عظیم ہے۔

پھر کاروبار کو معمول پر رکھنا، کارخانے اور دکانیں باقاعدہ کھولے رکھنا اور اشیائے صرف کے بھاؤ چڑھنے نہ دینا بھی ایک قسم کا جہاد ہے۔ جو لوگ ذخیرہ اندوزی اور احتکار کرتے اور بازار اور منڈیوں میں ضروریات کے بھاؤ کا توازن قائم نہیں رہنے دیتے، وہ ملک و ملت کے بدترین دشمن ہیں۔ لہٰذا کاروباری حضرات کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں باشندگانِ ملک کو پریشان نہ ہونے دیں۔

تاریخ جمہوریت

(شاہد حسین رزاقی)

موجودہ زمانے میں جمہوریت کو عالمگیر مقبولیت حاصل ہے اور اس نے ایک ترقی یافتہ نظریۂ حیات کی شکل اختیار کر لی ہے۔ یہ کتاب قبائلی معاشروں اور یونان قدیم سے لے کر عہدِ انقلاب اور دورِ حاضر تک جمہوریت کی مکمل تاریخ ہے جس میں جمہوریت کی نوعیت و ارتقا، مطلق العنانی اور جمہوریت کی طویل کشمکش، مختلف زمانوں کے جمہوری نظامات اور اسلامی و مغربی جمہوری افکار کو نہایت واضح اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی کے بی اے آنرز کے نصاب میں داخل ہے۔

صفحات : ۵۰۶ قیمت : -/۶ روپے

(ملنے کا پتہ)

ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور